22اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

کینرا بینکنگ کارپوریشن لمیٹڈ

بنام

یو۔ وٹل

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر، کے۔این۔وانچو، اور کے۔سی۔داس گپتا جسٹسز۔)

صنعتی تنازعہ — ماتحت عملے سے تعلق نہ رکھنے والے بینک ملازم کی منتقلی — ساستری ایوارڈ کا اطلاق — کوئی مکمل ممانعت نہیں — صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (1947 کا 14) دفعہ 33اے۔

مدعاعلیہ، ایک بینک ملازم جس کا تعلق ماتحت عملے سے نہیں تھا، کو ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن منتقل کر دیا گیا۔ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 33اے کے تحت ان کی طرف سے دائر درخواست میں، انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی منتقلی کا حکم بدنیتی پر مبنی تھا اور جیسا کہ ان کی قانونی ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں کے لیے استحصال کا عمل تھا۔ انہوں نے اپنے منتقلی حکم کی منسوخی کے لیے استدعا کی۔ لیبر کورٹ نے ان کی درخواست کو قبول کر لیا جس میں کہا گیا کہ مدعاعلیہ کی منتقلی ساستری ایوارڈ کے خلاف ہے جس میں کہا گیا تھا کہ مدعا علیہ جیسے کلرک کو ریاست یا اس زبان کے علاقے سے باہر منتقل نہیں کیا جا سکتا جس میں وہ خدمات انجام دے رہے تھے سوائے اس کی رضامندی کے۔

اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ ساستری ایوارڈ بینک کو ماتحت عملے سے تعلق نہ رکھنے والے کارکنوں کو ریاست یا اس زبان کے علاقے سے باہر منتقل کرنے سے بالکل منع نہیں کرتا تھا جس میں وہ خدمات انجام دے رہے تھے سوائے ان کی رضامندی کے۔ مزید برآں، چونکہ بینک کا حکم مخلص پایا گیا تھا، اس لیے ساستری ایوارڈ کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی تھی۔

منعقد کیا گیا کہ ساستری ایوارڈ ماتحت عملے سے تعلق رکھنے والے کارکنوں اور دیگر کے درمیان فرق کرتا ہے۔ اگرچہ ماتحت عملے کی ان کے زبان کے علاقے سے منتقلی کے خلاف مکمل ممانعت تھی، لیکن دوسرے کارکنوں کے حوالے سے ایسی کوئی مکمل ممانعت نہیں تھی۔ ساستری ایوارڈ میں کہا گیا تھا کہ "جہاں تک ممکن ہو"، دوسرے کارکنوں کو ان کے زبان کے علاقے سے باہر منتقل نہیں کیا جانا تھا لیکن اس نے بینکوں پر صوابدید چھوڑ دی کہ اگر بینک کے بہترین مفادات کی ضرورت ہو تو مدعاعلیہ کے زمرے کے ملازم کو منتقل کیا جائے۔ یہ فیصلہ کرنا بینک کا کام تھا کہ اپنے بہترین مفاد میں اپنی افرادی قوت کو کیسے تقسیم کیا جائے۔ منتقلی سے گریز کیا جانا چاہیے اگر یہ بینک کے مفادات کو نقصان پہنچائے بغیر کیا جا سکتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 755۔

لیبر کورٹ (سنٹرل) احمد آباد کے 5 مارچ 1962 کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، 1961 کے شکایت نمبر 153 میں 1960 کے حوالہ نمبر 1 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این وی پھڈ کے، ایس این اینڈ لے، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا۔

ایم کے راما مورتھی، مدعا علیہ کے لیے۔

.1963 22 اپریل۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جے—خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33 اے کے تحت مدعا علیہ کی درخواست میں لیبر کورٹ احمد آباد کے فیصلے کے خلاف ہے۔ اپیل کنندہ ایک بینکنگ کمپنی ہے جس کی پورے جنوبی ہندوستان میں متعدد شاخیں ہیں۔ مدعا علیہ نے 14 جون 1951 کو اپیل کنندہ بینک کی خدمت میں شمولیت اختیار کی اور تصدیق کے بعد ستمبر 1952 میں اڈپی میں تعینات کیا گیا۔ بعد میں انہیں تریچور منتقل کر دیا گیا لیکن ان کی نمائندگی پر جولائی 1956 میں مانڈوی برانچ، بمبئی منتقل کر دیا گیا۔ 20 مئی 1961 کو مدعا علیہ بینک کی طرف سے منتقلی کا ایک اور حکم دیا گیا جس میں مدعا علیہ کو تریچور واپس بھیج دیا گیا۔ دفعہ 33 اے کے تحت موجودہ درخواست 26 اگست 1961 کو کی گئی تھی جس میں درخواست کی گئی تھی کہ 20 مئی 1961 کے منتقلی حکم کو منسوخ کیا جائے اور مدعا علیہ کو بمبئی میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ درخواست میں الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے منتقلی کے حکم کو بدنیتی پر مبنی اور شکایت کنندہ کی قانونی ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں کے لیے استعمال کے طور پر بنایا تھا۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ منتقلی شکایت کنندہ کو اس کے قانونی واجبات سے محروم کرنے کے لیے کی گئی تھی۔

یہ درخواست بمبئی میں نیشنل انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے کی گئی تھی جس کے سامنے اپیل کنندہ بینک اور اس کے کارکنوں کے درمیان صنعتی تنازعہ کے سلسلے میں کارروائی زیر التوا تھی۔ نیشنل ٹریبونل نے درخواست کو نمٹانے کے لیے لیبر کورٹ احمد آباد منتقل کر دیا۔ لیبر کورٹ کے سامنے اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 33 کی دفعات کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے کیونکہ مدعا علیہ کی ملازمت کی شرائط میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور مزید یہ کہ منتقلی کو خالص کاروباری تحفظات اور کاروباری ضروریات کی وجہ سے حقیقی بنایا گیا ہے۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ بینک کی طرف سے منتقلی کا حکم بینک ملازمین کی منتقلی کے سوال پر ساستری ایوارڈ کی شرائط کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔ لیبر کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ساستری ایوارڈ کی شرائط کے تحت اپیل کنندہ کا اپنے ملازمین کو منتقل کرنے کا حق اس حد تک محدود تھا کہ مدعا علیہ جیسے کلرک کو اس ریاست یا زبان کے علاقے سے باہر منتقل نہیں کیا جا سکتا جس میں وہ خدمات انجام دے رہا تھا سوائے اس کی رضامندی کے۔ یہ کہتے ہوئے کہ ایسی کوئی رضامندی نہیں تھی، یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ مدعا علیہ کی خدمت کی شرائط کو اس انداز میں تبدیل کیا گیا تھا جو ساستری ایوارڈ میں موجود اسٹینڈنگ آرڈر کے مطابق نہیں تھا۔ اس مفروضے پر

آگے بڑھتے ہوئے کہ ساستری ایوارڈ نے بینک کو کلرکوں کو ریاست یا زبان کے علاقے سے باہر منتقل کرنے کی اجازت دی جب وہ بینک کے کاروبار کے مفاد میں تھا، اس سوال پر غور کیا کہ کیا بینک کے پاس اس مخصوص کلرک کو ریاست یا زبان کے علاقے سے باہر منتقل کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا متبادل نہیں تھا جس میں وہ خدمات انجام دے رہا تھا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ بینک کی طرف سے قائم نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت نے اس الزام کو مسترد کر دیا کہ یہ منتقلی مدعا علیہ کو اس کی یونین کی سرگرمیوں کا شکار بنانے کے لیے کی گئی تھی۔ تاہم یہ رائے ہونے کے ناطے کہ منتقلی کے ذریعے اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کی خدمت کی شرائط کو مادی طور پر تبدیل کر دیا تھا اور یہ تبدیلی ساستری ایوارڈ کے مطابق نہیں تھی، عدالت نے بینک کو منتقلی کے حکم کو منسوخ کرنے اور شکایت کنندہ کو مانڈوی برانچ، بمبئی میں دوبارہ منتقل کرنے کی ہدایت کی۔ بینک نے اب اس ہدایت کے خلاف اپیل کی ہے۔

منتقلی کے سوال پر ساستری ایوارڈ میں متعلقہ سمت ان الفاظ میں ہے:

" ہم ہدایت دیتے ہیں کہ عام طور پر یہ پالیسی ہونی چاہیے کہ منتقلی کو بینکنگ کی ضروریات اور کارکردگی کے مطابق کم سے کم حد تک محدود رکھا جائے۔ جہاں تک ماتحت محکمہ کے اراکین کا تعلق ہے، عام طور پر کوئی منتقلی نہیں ہونی چاہیے اور اگر کوئی منتقلی ہوتی ہے تو وہ اس طرح منتقل کیے گئے شخص کی زبان کے دائرے سے باہر نہیں ہونی چاہیے۔ ہم مزید ہدایت دیتے ہیں کہ ماتحت عملے سے تعلق نہ رکھنے والے کارکنوں کی صورت میں بھی، جہاں تک ممکن ہو ریاست یا زبان کے ان علاقوں سے باہر کوئی منتقلی نہیں ہونی چاہیے جن میں ملازم خدمات انجام دے رہا ہے، سوائے اس کے کہ اس کی رضامندی سے۔"

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ یہ ہدایات اپیل کنندہ بینک پر پابند تھیں اور نہ ہی ہمارے سامنے یہ متنازعہ ہے کہ یہ ہدایات صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33(2) کے معنی میں بینک کے کارکنوں پر لاگو "اسٹینڈنگ آرڈرز" کے مترادف ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کیا جا سکتا کہ منتقلی کا نتیجہ مدعا علیہ کی خدمت کی شرائط میں مادی تبدیلی ہوگی۔

اپیل کی حمایت میں ہمارے سامنے دو تنازعات پر زور دیا گیا ہے۔ پہلا یہ ہے کہ لیبر کورٹ نے یہ سوچ کر غلطی کی کہ ساستری ایوارڈ کی ہدایت بینک کو ماتحت عملے سے تعلق نہ رکھنے والے کارکنوں کو ریاست یا اس زبان کے علاقے سے باہر منتقل کرنے سے بالکل منع کرتی ہے جس میں ملازم خدمات انجام دے رہا تھا سوائے اس کی رضامندی کے۔ مناسب تعمیر پر، اس بات پر زور دیا گیا کہ ہدایت میں صرف بینک کو جہاں تک ممکن ہو اس طرح کی منتقلی سے باز رہنے کی ضرورت ہے اور بینک کو اس طرح کی منتقلی کرنے سے نہیں روکا گیا جہاں یہ واقعی بینک کے مفادات میں ضروری پایا گیا تھا۔ دوسری دلیل یہ تھی کہ جب بینک نے اپنے کاروبار کے مفاد میں منتقلی کا دعوی کیا تھا اور اس نے نیک نیتی سے کام لیا تھا، تو یہ ماننا چاہیے تھا کہ ساستری ایوارڈ میں دی گئی ہدایت کی خلاف ورزی نہیں کی گئی تھی۔

ہماری رائے میں، ان دونوں تنازعات میں کافی زور ہے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ کارکنوں کی منتقلی کے حوالے سے ہدایات دیتے ہوئے ساستری ایوارڈ نے ماتحت عملے سے تعلق رکھنے والے کارکنوں اور دیگر کے درمیان فرق پیدا کیا۔ جہاں تک ماتحت عملے کے ارکان کا تعلق ہے، اس سلسلے میں ہدایت یہ تھی کہ عام طور پر کوئی منتقلی نہیں ہونی چاہیے اور متعلقہ افراد کی زبان کے دائرے سے باہر منتقلی کے خلاف مکمل ممانعت تھی۔ اس مقصد کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ یہ ہیں کہ " اگر کوئی منتقلی بالکل بھی ہے، تو وہ اس طرح منتقل

ہونے والے شخص کی زبان کے دائرے سے باہر نہیں ہونی چاہیے"۔ جہاں تک ان کارکنوں کا تعلق ہے، ایوارڈ میں یہ نہیں کہا گیا کہ " جہاں تک ممکن ہو منتقلی اس طرح منتقل کیے گئے شخص کی زبان کے دائرے سے باہر نہیں ہونی چاہیے"۔ یہ دیکھنا آسان ہے کہ یہاں ممانعت مطلق تھی۔ جب وہ ماتحت عملے سے تعلق نہ رکھنے والے کارکنوں کے معاملے پر غور کرتے ہیں، تو ٹریبونل کارکن تاہم واضح طور پر مختلف زبان کا استعمال کرتا ہے اور ان الفاظ کے ساتھ ہدایت کا پیش خیمہ پیش کرتا ہے کہ" ریاست یا اس زبان کے علاقے سے باہر کوئی منتقلی نہیں ہونی چاہیے جس میں وہ خدمات انجام دے رہا ہے سوائے اس کے، اس کی رضامندی کے ساتھ" جہاں تک ممکن ہو" الفاظ کے ذریعے۔ جہاں تک ممکن ہو الفاظ کو نظر انداز کیے بغیر اس ہدایت کو مطلق ممانعت کے مترادف سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ یہ واضح ہے کہ یہ الفاظ جان بوجھ کر بینکوں پر چھوڑنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے کہ وہ اپنے کاروباری مفادات کی ضروریات پر غور کریں کہ آیا کسی ایسے کارکن کی منتقلی جس کا تعلق ماتحت عملے سے نہیں ہے، ریاست سے باہر یا اس زبان کے علاقے میں جس میں وہ خدمات انجام دے رہا تھا، اس سے بچا جا سکتا تھا یا نہیں، اور یہ ہدایت دی جا سکتی تھی کہ جہاں ممکن ہو اس سے گریز کیا جائے۔ ہم مطمئن ہیں کہ لیبر کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ ریاست یا زبان کے علاقے سے باہر منتقلی صرف ملازمین کی رضامندی سے کی جا سکتی ہے۔ اس شق کا مطلب یہ ہے کہ رضامندی کے ساتھ اس طرح کی منتقلی یقیناً کی جا سکتی ہے، بصورت دیگر جہاں تک ممکن ہو ان سے گریز کیا جانا چاہیے۔

یہ ہمیں اس سوال کی طرف لے جاتا ہے کہ کیا موجودہ معاملے میں اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کو مہاراشٹر ریاست سے باہر منتقل کرنے کی ہدایت کی خلاف ورزی کی ہے جس میں وہ خدمات انجام دے رہا تھا اور اس زبان کے علاقے سے بھی باہر جس میں وہ خدمات انجام دے رہا تھا۔ اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جس بینک کی ملک کے مختلف حصوں میں شاخیں ہیں، اسے اپنی کل افرادی قوت کو ان مختلف شاخوں کے درمیان ان شاخوں کی ضروریات کے مطابق اور اپنے کاروباری مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ بہترین نتائج حاصل کرنے کے لیے کارکنوں کو ایک شاخ سے دوسری شاخ میں منتقل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ بینک کے بہترین مفادات کے لیے بعض اوقات یہ ضروری ہو سکتا ہے کہ منتقلی ریاست یا اس زبان کے علاقے سے باہر کی جائے جس میں پہلے کوئی خاص کارکن ملازم تھا۔ ہم نے اوپر پایا ہے کہ ماتحت عملے سے تعلق نہ رکھنے والے اپنے کارکنوں کو بہترین فائدے کے لیے تقسیم کرنے کا بینک کا حق، اگرچہ اس میں ریاست سے باہر منتقلی شامل ہو سکتی ہے یا زبان کے اس علاقے میں جہاں کوئی خاص کارکن خدمات انجام دے رہا تھا، ساستری ایوارڈ سے غیر متاثر رہ گیا تھا، سوائے اس کے کہ اس طرح کی منتقلی سے گریز کیا جانا چاہیے، اگر ان سے بینک کے مفادات کی قربانی کے بغیر بچا جا سکتا ہے۔ بینک کا انتظام یہ فیصلہ کرنے کے لیے بہترین پوزیشن میں ہوتا ہے کہ اس کی افرادی قوت کو کس طرح تقسیم کیا جائے اور آیا کسی خاص منتقلی سے بچا جا سکتا ہے یا نہیں۔ صنعتی ٹریبونلز کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ان کے سامنے وہ تمام مواد رکھیں جو اس مقصد کے لیے متعلقہ ہوں اور اگر انہیں دستیاب بھی کیا جا سکے تو بھی ٹریبونلز اس نوعیت کے معاملات میں فیصلے کرنے کے لیے کسی بھی طرح موزوں نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صنعتی فیصلے کے لیے عام طور پر مناسب ہوگا کہ وہ بینک کی انتظامیہ کی طرف سے کسی بھی درخواست کو درست کے طور پر قبول کرے کہ اعتراض شدہ منتقلی صرف اس وجہ سے کی گئی ہے کہ اسے ناگزیر پایا گیا تھا۔ اس بیان میں ایک رعایت یہ ہے کہ اس بات پر یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ بینک کی انتظامیہ نے بدنیتی سے منتقلی کا سہارا لیا، شکار، غیر منصفانہ لیبر پریکٹس یا کسی دوسرے مضر مقصد کے ذریعے، جو بینک کے کاروباری مفادات سے منسلک نہیں تھا۔

موجودہ معاملے میں لیبر کورٹ نے انتظامیہ کی نیک نیتی کے لیے مدعا علیہ کے چیلنج کو مسترد کر دیا ہے۔ اس نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ شکایت کنندہ کے اس الزام کی حمایت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس کا تبادلہ اس لیے کیا گیا تھا کیونکہ اس نے

یونین میں شمولیت اختیار کی تھی اور انتظامیہ نے یونین کے کارکنوں کے لیے ایک خاص پالیسی اپنائی تھی۔ ہمیں ایسا کچھ نہیں مل سکتا جو لیبر کورٹ کے اس نتیجے میں مداخلت کرنے کا جواز پیش کرے کہ یہ الزامات ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ لیبر کورٹ نے اس سوال پر غور کرتے ہوئے کہ آیا اس کی سروس کی شرائط میں تبدیلی کی گئی تھی، مشاہدہ کیا ہے کہ منتقلی ملازم کے لیے بہت غیر منصفانہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ یہ منتقلی ملازم پر سختی سے کام کرے گی۔ یہ حقیقت میں سچ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ غیر منصفانہ لیبر پریکٹس کی تلاش کے مترادف نہیں ہے۔ ان حالات میں لیبر کورٹ کا یہ سوچنا جائز نہیں تھا کہ مدعاعلیہ کی ترپچور منتقلی سے بینک کے مفادات کو نقصان پہنچائے بغیر بچا جا سکتا تھا۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ لیبر کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی ہے کہ منتقلی ساستری ایوارڈ میں موجود منتقلی کے حوالے سے "اسٹینڈنگ آرڈرز" کے مطابق نہیں کی گئی تھی۔

لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، لیبر کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ دفعہ 33اے کے تحت مدعاعلیہ کی درخواست کو مسترد کر دیا جائے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document